عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کی شہ رگ اور مرکز وحدت ہے

دینی قوتوں کا نفاذ اسلام کی بجائے جمہوریت اور گروہی سیاست کے لئے توانائیاں صرف کرنا خودکشی ہے

مسجد احرار ربوہ میں اٹھارویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس کے مختلف اجلاسوں سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد، سید عطاء المحسن بخاری، اور دیگر زعماء احرار کا خطاب

۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۹۶ء کو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دوروزہ اٹھارویں سالانہ "شہداء ختم نبوت کانفرنس" جامع مسجد احرار ربوہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ملک بھر کے مختلف حصوں سے فدائیان ختم نبوت اور سرخپوش احرار رضاکاروں کے قافلے بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ لوگوں کی آمد مسلسل جاری رہی اور ربوہ شہر میں جگہ جگہ خیر مقدمی بینرز اور احرار کے سرخ ہلالی پرچم لہراتے رہے۔ کانفرنس کی پہلی دو نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ شہدائے ختم نبوت کا خون اور قربانیاں رنگ لائیں گی اور پوری دنیا سے قادیانیت کا ناسور جیبڑے سے اکھاڑ دیا جائے گا۔ جب بھی جھوٹی نبوت سر اٹھائے گی۔ سید نا صدیق اکبر کی سنت زندہ کی جائیگی۔ سید عطاء المہیمن بخاری مرکزی نائب امیر مجلس احرار اسلام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک و ملت کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں کے پس منظر میں قادیانی ہیں۔ بے نظیر بھٹو کے والد نے مرزائیت کی جڑیں کاٹیں اور بے نظیر مرزائیت کے شجرۂ خبیثہ کو پانی دے رہی ہیں۔ موجودہ حکومت امت مسلمہ پر مرزائیوں کو مسلط کرنے کی گھناؤنی سازش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مخلوط انتخاب اور مرزائیوں کو دو ووٹوں کا حق اس مکروہ سازش کا الارم اور خطرناک عنوان ہے۔ دینی قوتوں نے مل بیٹھ کر مشترکہ لائحہ عمل اختیار نہ کیا تو آنے والا وقت خطرناک کشیدگی کو جنم دے گا۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ہمارے حکمران اور سیاستدان جو کھیل کھیل

منکرینِ ختم نبوت یہودونصاری کے مہرے بن کر اکھنڈ بھارت کے لئے کام کر رہے ہیں

رہے ہیں۔ وہ اسلام اور ملک دشمنی پر مبنی ہے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں کی قدر مشترک دین دشمنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر فحاشی اور عریانی کو جس کھلے دل سے پھیلایا جارہا ہے۔ اس سے تمام انسانی اور اخلاقی قدریں دم توڑ رہی ہیں۔ جبکہ وزیر اطلاعات قوم کی بہو بیٹیوں کو عریاں نچوانے اور جنسی انار کی کو قومی ورثہ قرار دینے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پیپلز پارٹی کا کلچر تو ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا نہیں۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں مسلمان ناموسِ رسالت پر نہ کٹ مرتے تو پاکستان کفر و ارتداد کے نرغے میں ہوتا۔ ۱۹۵۲ء میں قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے وزیر خارجہ ظفر اللہ

خان کے ایماء پر اور بعض خفیہ طاقتوں کی شہہ پر برملا کہا تھا کہ وہ صوبہ بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنادیں گے۔ شہدائے ختم نبوت نے مرزائیوں کی اقتدار پر شب خون مارنے کی سازش کو اپنا لہو دے کر ناکام بنا دیا۔ ورنہ آج پاکستان میں دینی کام کرنے کی اتنی فضاء بھی باقی نہ رہتی۔ مولانا محمد اسحق سلیمی نے کہا کہ ختم نبوت کی

بھٹو نے مرزائیت کی جڑیں کاٹیں اور بے نظیر اس شجر خبیثہ کو پانی دے رہی ہے

تحریک پر گولیاں چلانے والے مسلم لیگی حکمرانوں کے ظلم اور سفا کی کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ہم شہدائے ختم نبوت کے خون کے وارث ہیں۔ ناموسِ رسالت کے منصب کے تحفظ کے لئے کٹ تو مریں گے۔ لیکن اس پر آنچ نہ آنے دیں گے۔

سید خالد مسعود گیلانی نے کہا کہ امریکی وزارت خارجہ اور انسانی حقوق کی علمبردار تنظیموں کا یہ دعویٰ کہ پاکستان میں قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ نہ صرف ہمارے اندرونی اور مذہبی معاملات میں مداخلت ہے۔ بلکہ سراسر خلاف واقعہ اور خلافِ حقیقت ہے۔ محمد عمر فاروق نے کہا کہ قادیانی اندرونِ ملک شعائر اسلام کا کھلے عام مذاق اڑا رہے ہیں۔ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کی خلافِ ورزی ہو رہی ہے۔ حکومت مرزائیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ سرگودھا کے قریب کوٹ مومن اور کئی دوسرے مقامات پر مرزائیوں کا

حکمران اور سیاست دان دینی غیرت سے محروم ہیں

مسلمانوں پر حملہ آور ہونا اور مسجد میں داخل ہو کر طلباء پر مرزائیوں کا تشدد پولیس اور انتظامیہ کے ساتھ قادیانیوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ حکومت نے اگر قادیانیوں کی سرگرمیوں کا مؤثر نوٹس نہ لیا تو مسلمان خود مرزائیت کا سر کچلنے کے لئے میدانِ عمل میں کود پڑیں گے اور پیش آمدہ حالات کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں اور حکومت پر عائد ہو گی۔ کانفرنس کی یہ نشست پر امن ماحول میں رات گئے تک جاری رہی۔

۲۲ مارچ جمعتہ المبارک کو کانفرنس کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ جن کی صدارت کل جماعتی مجلسِ عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے کی۔

۲۲ مارچ کو کانفرنس کا آغاز بعد نماز فجر حضرت پیر خورشید احمد ہمدانی قدس سرہ کے فرزند حضرت مولانا پیر سید محمد اسعد شاہ صاحب ہمدانی کے درسِ قرآن سے ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ امت مسلمہ کے زوال اور انحطاط کا اصل سبب قرآن سے بے تعلقی، دین سے دوری اور سنت نبوی ﷺ سے اعراض ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک ان بنیادوں کو مضبوط نہیں کیا جائے گا صحیح نتائج حاصل نہیں ہوں گے۔ اگر ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی میں مستعد ہو جائیں اور غیر مفاہمانہ رویہ اختیار کر لیں تو عظمتِ رفتہ بحال ہو سکتی ہے۔ شاہ صاحب کا درس تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ کانفرنس کی دیگر نشستوں سے

ممتاز علماء کرام، احرار رہنماؤں اور تحریک ختم نبوت کے قائدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم دعوت و تبلیغ کے ساتھ جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ مقررین نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ امت مسلمہ کی شہ رگ ہے۔ آخری نشست سے تحریک

اقلیتوں پر ظلم کا امریکی الزام پاکستان کے اندرونی اور مذہبی معاملات میں مداخلت ہے

ختم نبوت کے قائد سید عطاء المحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لندن سے مرزا طاہر احمد کا یہ کہنا کہ ۱۹۹۶ء کے پہلے چار ماہ قادیانیوں کے لئے خوشخبری کی نوید ثابت ہوں گے...... قادیانیوں کو طفل تسلی دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر بالکل اطمینان رکھیں کہ آنے والے وقت کا ہر لمحہ منکرین ختم نبوت کی شکست کو ساتھ لا رہا ہے۔ جنوبی افریقہ کی عدالت عظمیٰ کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا تاریخی فیصلہ قادیانیوں کے لئے ۱۹۹۶ء کے پہلے چار ماہ کی پہلی "نوید" ہے۔ سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار انسانوں کے خون بے گناہی سے مسلم لیگی ہلاکوؤں نے ہولی کھیلی اور اپنے ڈوبتے اقتدار کو سنبھالا دیا۔ لیکن خون شہداء میں ملوث سیاستدانوں اور مسلم لیگی لیڈروں کو پھر اقتدار کبھی نصیب نہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ کل مسلم لیگ کے ظالم وڈیرے اپنی سیکولر ذہنیت کی وجہ سے مرزائیوں کے وڈیروں سے ساز باز کر کے انہیں اقتدار میں شریک کرنا چاہتے تھے۔ تو آج پیپلز پارٹی کے جاگیردار حکمران مرزائی کافروں کی ملی بھگت سے اپنے ڈوبتے اقتدار کو بچانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کے دو اور مسلمانوں کا ایک ووٹ نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو مجلس احرار سخت مزاحمتی تحریک چلائے گی۔ انہوں نے کہا قائد اعظم کے وارث ہونے کے دعویدار رابن رافیل جیسے روشن خیال ہونے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ قائد اعظم جیسے روشن خیال ہی رہیں تو بہتر ہے۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ امریکی استعمار اپنے ابلیسی ہتھکنڈے کلچر کے نام پر امت مسلمہ کے زخمی دل میں گاڑنے کی سازش میں مصروف ہے۔ حکمرانوں کی اسلام دشمنی کی وجہ سے امریکی استعمار نے پاکستان میں برطانوی استعمار کی جگہ لے لی ہے۔ رابن رافیل نے صرف ہماری ملکی سیاست میں مداخلت نہیں کی۔ بلکہ اس نے ہماری دینی حدود کو پائمال کرنے کی

دینی قوتوں نے مل بیٹھ کر مشترکہ لائحہ عمل اختیار نہ کیا تو خطرناک کشیدگی جنم لے گی

جرات کی ہے۔ اس صورتحال میں دینی قوتوں کا خاموش تماشائی بننا، مفادات کی گروہی سیاست کرنا، اور اسلام کی بجائے جمہوریت جیسے کفریہ نظام کے لئے اپنی توانائیاں صرف کرنا خودکشی کے مترادف ہے۔ مولانا ابو ریحان عبدالغفور نے کہا کہ پاکستان میں مسلمانوں نے سب سے زیادہ قربانیاں تحفظ ختم نبوت کے لئے دیں۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کی وحدت کا مرکز ہے۔ منکرین ختم نبوت یہود و نصاریٰ کے مہرے کے طور پر اکھنڈ بھارت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں نرم

(بقیہ ص ۴۹ پر)